مولای صلِ وسلم دائما ابدا

درس حدیث

علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

جہاد کی ایک تاثیر آپس کا اِتفاق، بادشاہ خواہ کیسا ہو اگر جہاد کرے تو ساتھ دینا ہوگا

''جہاد'' منسوخ کرنے کے لیے اَنگریزوں نے ''جھوٹا نبی'' بنایا

سیاسی معاملات پر فتوی سیاسی بصیرت کے حامل علماء ہی دے سکتے ہیں

(کیسٹ نمبر79 سائیڈB ، کیسٹ نمبر80 سائیڈA 1987 - 11 - 29)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُذْبَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ جہاد کا سلسلہ چلتا ہی رہے گا اور اِس کا حکم باقی رہے گا حتی کہ یُقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ اِس اُمت کا آخری حصہ دجال سے جہاد کرے گا لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ کوئی اگر ظالم حاکم آگیا یا عادِل آگیا دونوں صورتوں میں جہاد کا حکم قائم رہے گا۔

اِس میں آقائے نامدار ﷺ نے ایسی چیز بتلائی ہے کہ اُس کی تاثیر یہ ہے کہ جب تک وہ چلتی رہتی ہے مسلمانوں میں اِتفاق رہتا ہے وہ ''جہاد'' ہے اور جہاں وہ چیز ختم ہوتی ہے تو آپس کی تفرقہ بازی اُس کی جگہ آجاتی ہے۔ اِس سے غفلت ہوئی ہے ضرور مسلمانوں سے بس جب اِس کی تیاری میں غفلت ہوئی ہے تو نقصان ہوا ہے۔

جنابِ رسول اللہ ﷺ کے بعد جہاد جاری رہا جو آپ نے شروع فرمایا تھا اور اُس میں دو

سپر پاوریں آ گئیں، ایک اِیران کی تھی اور ایک تھی رُوم کی، رُومی سلطنت اِیران پر بھی بھاری آئی تھی، جب صلح حدیبیہ ہوئی ہے یعنی سن ٦ ہجری میں اِنہوں نے اِیران کے مقابلے کی تیاری کی جوابی کارروائی کی اور غالب آ گئے۔

مسلّمہ سفارتی قانون کی پامالی :

لیکن رسول اللہ ﷺ سے اِنہوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی، آقائے نامدار ﷺ کا ایک فرستادہ تھا جسے آپ نے پیغام دے کر بھیجا تھا وہ صحابی تھے اُن کو شرجیل نامی ایک شخص نے جو سردار تھا قبائلی علاقے کا جیسے پاکستان اور اَفغانستان کے درمیان قبائلی حصہ ہے پہلے وہ ہندوستان اَفغانستان کے درمیان تھا قبائلی حصہ لیکن آزاد شمار ہوتا تھا مگر زیرِ اَثر اَنگریزوں ہی کے تھا اَنگریز اُن میں کسی کو ''مَلِکْ'' کا خطاب کسی کو کچھ دیتے رہتے تھے، اِسی طرح سے شام اور عرب کے درمیان ایک حصہ تھا اُس میں بھی یہی تھا کہ آزاد علاقہ تھا سردار تھے عربی بھی جانتے تھے اور رُومی بھی جانتے تھے جیسے اَٹک کے بعض علاقوں کے وہ بھی بول لیتے ہیں پشتو اور جیسے پشاور کے علاقے کے ''ہندکو'' بول لیتے ہیں پنجابی بول لیتے ہیں اِس طرح یہ لوگ بھی تھے عربی بھی بول لیتے تھے اور وہ بھی، تو یہ صحابی، رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نامۂ مبارک لے کر جا رہے تھے کہ درمیان میں اُس شخص نے اِن کو شہید کر دیا، اِس کے بدلے کے لیے وہ لڑائی ہوئی تھی جس کا نام ''غزوۂ مُوتہ'' ہے اُس میں مسلمان تھوڑے تھے تین ساڑھے تین ہزار تھے اور ہرقل اِس علاقے کا دورہ کر رہا تھا اَرضِ بلقاء کے قریب قریب کا، اِن لوگوں نے ہرقل سے اِمداد چاہی اُس نے اِمداد دے دی وہ ایک لاکھ آدمی دے دیے فوج دے دی، مسلمانوں کو اُن سے مقابلے میں بہت ہی دُشواری پیش آئی اور ایک بھی نہ بچتا لیکن تدبیر کی گئی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ایسی تدبیر کی کہ بچ جائیں، باقی نقصان بڑے بڑے صحابہ کرام شہید ہوئے، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے عمر میں دس سال، حضرت عبداللہ اِبن رواحہ شہید ہوئے اور حضرت زیدؓ بھی شہید ہوئے، رسول اللہ ﷺ

کے بڑے قریبی حضرات، رشتہ دار بھی اور اِن پر رسول اللہ ﷺ کا صدمہ بہت رہا ہے بہت ہوا صدمہ کہ آنسو بھی بہے ہیں رسول اللہ ﷺ کے، یہ (اِنتقامی اور تادیبی حملہ) بھی کامیاب نہ ہوا، بس اِتنا کامیاب ہوا ہے کہ اپنے آپ کو بچا سکے تو ضرورت تھی کہ اِس (کا پورا بدلہ چکانے) کے لیے تیاری کی جائے تو پھر تیاری ہی میں تھے رسول اللہ ﷺ اور لشکر روانہ فرمانے والے ہی تھے کہ وفات ہوگئی پھر اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ لشکر بھیجا، اُسی لشکر نے بڑھتے بڑھتے بڑھتے ہرقل کی سلطنت کا خاتمہ کردیا، اللہ کی اِتنی تائید تھی۔

خطِ مبارک کی بے اِدبی کا وبال :

اور یہ اِیران کا جو بادشاہ تھا اِس نے بدتمیزی کی سفیر کے ساتھ گستاخی کی بدسلوکی کی والا نامے کے ساتھ گستاخی کی کہ اُسے چاک کردیا، رسول اللہ ﷺ کو اِس بدتمیزی پر بہت زیادہ خفگی ہوئی اور دُعا اُن کے لیے ایسی کی کہ یُمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ[۱] کہ یہ بھی سارے پارہ پارہ ہوجائیں۔ تو بادشاہ کو اُس کے بیٹے نے مار دیا، بیٹے کو پھر اور لوگوں نے مار دیا بادشاہ ہی نے بلکہ ایسا اِنتظام کردیا کہ ایک دوا پہ نام لکھ دیا، تھی وہ زہر، اُس نے وہ دوا کھائی اور وہ مرگیا اُس کے بعد بادشاہ بنانے کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا تھا تو شاہی خاندان کی ایک عورت کو اُنہوں نے بادشاہ بنایا، رسول اللہ ﷺ کو بھی اِطلاع اِس کی ملتی رہی اور یہ بھی اِرشاد فرمایا کہ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ امْرَأَۃً یا لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ امْرَأَۃً اِنہوں نے سارے معاملات عورت کے ذمہ کردیے کیسے کامیاب ہوں گے ؟

جہاں عورت تابع ہو مردوں کے مشورے کے وہ تو ٹھیک ہے وہ چل جاتی ہے اُس کو فقہاء نے لکھا ہے وہ پارلیمانی نظام ہے کیونکہ وہ پابند ہوتی ہے، اُن کے عدمِ اِعتماد کے ووٹ سے ہٹ سکتی ہے، پارٹی کی پابند ہوگی لیکن اگر ایسے نہ ہو ڈکٹیٹر ہو تو وہ تو پھر تباہی کی طرف لے جائے گی، وہ ختم کردے گا اُس قوم کو۔

اَب اِن (اِیرانیوں) سے بھی جہاد چلا اِن کی طرف پہنچے ہیں حضرت خالد اِبن الولید رضی اللہ عنہ،

---

[۱] بخاری شریف کتاب العلم رقم الحدیث ۶۴

پہلے اُنہوں نے شروع کیا سلسلہ اِس طرح کہ جو مانعینِ زکوٰۃ تھے معاذ اللہ اِرتداد میں پڑ گئے تھے یا مدعیانِ نبوت کے پیچھے چلے یا کسی اور طرح سے خراب ہوئے پہلے تو اُن کا صفایا کیا پھر وہ عراق کی حدود میں داخل ہوئے وہاں مقابلہ یہ اِیرانیوں سے ہوا شروع، ابھی یہ جاری ہی تھا کہ رُومیوں کی طرف بہت بڑی طاقت جمع ہوگئی تو حضرت خالد اِبن الولید رضی اللہ عنہ کو وہیں فتوحات روک کر اِدھر آنا پڑا شام میں، شام میں پھر ''یرموک'' کا معرکہ ہوا، دِمشق فتح ہوا اُن میں شریک رہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ۔

تو جہاد کا سلسلہ جو چلا، چلتا رہا، اَب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا بنواُمیہ کا اُس میں بھی چلتا رہا صَیْفِیْ اور شِتَوِیْ یعنی سردی اور گرمی، سردی میں ایک جانب اور گرمی میں دُوسری جانب، یہ جہاد ہوتا رہا، گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈے علاقے ترکی اور دُوسرے علاقوں کی طرف حتی کہ قسطنطنیہ تک پہنچے اُنہوں نے یہ بھی فتح کیا، یہ قبرص بھی فتح کیا، یونان پر بھی حملے ہوئے، اَسکندریہ میں عیسائی پہلے بھی تھے اُس وقت سے چلے آرہے تھے، اُدھر اُوپر سے رُومی اِٹلی والے اِدھر آجاتے تھے سمندر پار کر کے حملے کرتے تھے بحری لڑائیاں ہوتی تھیں بار بار، یہ اِن (یعنی حضرت معاویہؓ) کے دور میں چلتا رہا سلسلہ، آپس میں بھی کچھ اِختلافات شدید رہے۔

یزید کا آغاز واَنجام دونوں برے :

یزید کا دور آیا تو اُس میں اِبتداء میں تو شہادتِ حسین ہے رضی اللہ عنہ اور اُس کا آخری کام جو ہے وہ یہ ہے کہ حرمِ مدینہ منورہ میں اُس نے بہت ظلم کیا بہت ظلم کیا ہے اُس نے یہ ''حرہ'' کا قصہ کہلاتا ہے اور مسلم اِبن عُقبہ مُری اُس کی طرف سے سردار تھا جیش کا، حرہ کی لڑائی تو ایک دِن میں ختم ہوگئی تھی مدینہ منورہ فتح ہوگیا تھا لیکن یزید کو غصہ تھا اُس نے بعد میں یہ حکم دیا تھا کہ تین دِن مدینہ منورہ تمہارے لیے حلال ہے اَمَرَہٗ اَنْ یَّسْتَبِیْحَ الْمَدِیْنَۃَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ .

مدینہ منورہ میں صحابی کا بے دردی سے قتل :

ایک صحابی کا ذکر ہے میں رات ہی پڑھ رہا تھا یعنی پرانے صحابہ میں بڑی عمر کے صحابی اِسی طرح

اُن کے لڑکے بھی اور یہ یزید کے دوست بھی تھے اُن کو (مسلم بن عقبہ نے) بلایا کہا کہ بیعت کرو عَلٰی اَنَّکُمْ خَوَلٌ وَ عَبِیْدٌ لِیَزِیْدَ یہ بیعت کرو کہ تم خادم ہو غلام ہو یزید کے، عجیب بات تھی یہ، اُنہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلے گا اور سنتِ رسول ﷺ پر چلے گا تو میں اُس کے ساتھ ہوں اِس پر میں بیعت کرتا ہوں اور میں اَمیر المومنین مانتا ہوں اُبَایِعُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ اُس نے کہا کہ تو نے نہیں کی بیعت ! تو جلاد سے کہا گردن اُڑا دو اِس کی۔ یہ مروان (اِس مجلس میں موجود تھا) مدینہ منورہ میں گورنر رہا تھا وہاں کا اَمیر المدینہ رہا تھا وہ جانتا تھا اِن (صحابی) کو، یزید سے اِن کی دوستی تھی یہ بھی جانتا تھا اور بہت اچھی دوستی تھی کَانَ صَدِیْقًا لِّیَزِیْدَ تو مروان صحابی سے چمٹ گیا کھڑے ہو کر اور اُس نے کہا کہ نہیں اِسے نہیں مارو، اِس نے کہا کہ میں ضرور ماروں گا قسم کھالی اور یہ حکم دیا کہ اِسے قتل کرو کیونکہ اِس وقت مروان گورنر تھا نہیں وہ تو ساتھ تھا مشوروں میں تھا، اَمیرِ جیش جو تھا وہ مسلم اِبن عُقبہ تھا تو حکم اُس کا چل رہا تھا اِس کی تو گزارش چل سکتی تھی اُس نے کہا کہ یا تو یہ اَلگ ہو جائے اُس سے، اَلگ نہیں ہوتا تو دونوں کو مار دو حالانکہ جرم کچھ بھی نہیں نکلا، وہ صحابی کہتے ہیں میں نے بغاوت کی ٹھیک ہے میں اُس سے تائب ہوتا ہوں رُجوع کرتا ہوں اہلِ مدینہ میں سے سب نے کی تھی بغاوت یزید سے بیعت کی اور پھر اِنکار کر دیا کہ ہم اِسے حاکم نہیں مانتے خَلَعُوْا یَزِیْدَ یہ جرم میں نے کیا تھا مگر میں اَب بیعت کر رہا ہوں مگر عَلٰی سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ ﷺ، اور یہ کہ وہ اَمیر المومنین رہے میں اُسے مانتا ہوں اَمیر المومنین، لیکن وہ نہیں مانا حتی کہ مروان نے جب سمجھا کہ میں بھی مارا ہی جاؤں گا کیونکہ ایسے تو تھا ہی نہیں سلسلہ کہ وہ حکم دیں اور ذرا دیر لگے، حکم دیا ہے تو بس مارو نہیں مارے گا تو وہ اُسے مارے گا وہ مجرم ہے کورٹ مارشل ہو جائے گا فوراً ہی۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ مروان نے اُنہیں چھوڑ دیا اور وہ مار دیے گئے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اُن کے یعنی عَنْ مَّنْ قُتِلَ صَبْرًا اور "صَبْرًا" کا مطلب یہی ہے کہ اُس کو رسیوں سے باندھ رکھا تھا کَانَ مَکْتُوْفًا اور اِس طرح سے اُن کو شہید کیا۔ یہ کارروائی کر کے اُس نے بہت بڑا ظلم کیا ہے اور بڑی توہین کی ہے مدینہ منورہ کی، اِس بناء پر بعض علماء نے تکفیر کی ہے یزید کی۔ بہرحال فسق تو مانا ہی جاتا ہے کہ یہ بہت بڑا فسق ہے کہ

اہلِ مدینہ کے ساتھ ایسا ظلم کیا جائے اُن کا خون اور مال یہ حلال سمجھا جائے لوٹ مار کی جائے اِس لیے کہ اہلِ مدینہ نے تمام بنواُمیہ کو نکال دیا۔

اہلِ مدینہ سے مکر وفریب کا وبال :

خیر وہ دور گزرا یزید کا، اِسی زمانے میں یزید مرگیا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے مَنْ کَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ جو بھی اہلِ مدینہ سے کَیْد (مکر وفریب) کرتا ہے اُس کے بارے میں سزا آئی ہے اِنْذَابَ کَمَا یُذَابُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے ایسے وہ گھل جاتا ہے، جوان آدمی تھا کوئی پینتیس سال کے قریب کل عمر ہوئی ہے اِس کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور میں پیدائش ہوئی تو پھر اِن (بنواُمیہ) کی حکومت ختم ہوگئی ساری دُنیا سے، صرف فلسطین میں یہ رہ گئے بنواُمیہ، گویا محصور کردیا اِنہیں۔ پھر حضرت عبداللہ اِبن زبیر (کا دور آگیا) رضی اللہ عنہ پھر وہاں (شام) سے مروان نے کارروائی شروع کی اور شام فتح کرلیا اُس نے، وہاں حکومت جمالی اپنی، ابھی اِسی میں تھا کہ اُس کا بھی اِنتقال ہوگیا تو عبدالملک آگیا، عبدالملک اِبن مروان نے پھر اور بڑھایا سلطنت کو اور حجاج اِبن یوسف یہ اُس کا جنرل تھا، اِس طرح سے یہ ایک سلسلہ پھر قائم ہوگیا بنواُمیہ کا۔

اَب سن ۱۳۰ھ میں بنواُمیہ کی سلطنت ختم ہوگئی بنوعباس آگئے تو مطلب یہ کہ یہ لڑائیاں بھی جاری ہیں یہ اِختلافات بھی جاری ہیں حکومت بھی بدل رہی ہے ایک خاندان چلا گیا دُوسرا خاندان آگیا لیکن جہاد جاری تھا وہ جاری رہا۔ ہارون رشید ایک سال حج کے لیے جاتا تھا ایک سال جہاد پر جاتا تھا اِس طرح کرتا رہا تو یہ سلسلہ کہ جب بھی ذرا سی بات ہو جہاد جاری ہو جائے یہ چلتا ہی رہا اور مسلمانوں کو جہاد میں نقصان کبھی نہیں ہوا، جہاد میں نفع ہی رہا ہے اور جہاد ایسی چیز ہے کہ اِس کے لیے اِنسان جو قربانی دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

پنجاب کا خطہ اور سپہ گری :

ہمارے یہاں اگر جہاد کی رُوح پھونک دی جائے تو یہ علاقہ تو ویسے ہی سپاہیوں کا چلا آرہا ہے

جب سے اُنگریز آئے ہیں اُس وقت سے لے کر اُنگریزوں کے جانے کے وقت تک تو پنجاب کے شہروں سے اُنگریز نے فوجی سپاہی بھرتی کیے ہیں تو ہمارا علاقہ تو بقول غالب ع

برسوں رہا ہے پیشۂ آبا سپہ گری

یہ تو سپہ گروں کی اَولاد ہیں اور اَب بھی فوج میں اَسی فیصد ہیں، اِس ساری آبادی میں اگر واقعی جہاد کی رُوح پھونک دی جائے تو فوجی تو سارے مِلا ملو کر نو لاکھ بنتے ہیں کل، ساری فوج ہماری ملا لیں ملیشیا و لیشیا تو یہ نو لاکھ کے قریب بن جاتی ہے لیکن اُس کے علاوہ جتنی آبادی ہے یہ سب غفلت میں پڑی ہوئی ہے آپس کے جھگڑے اور یہ اور وہ ساری چیزیں۔ اَیوب خاں کے زمانے میں جب جہاد شروع ہوا جہاد ہی کا نام دیا اُس نے، کلمہ پڑھا اُس نے تو سارے لوگ اُدھر لگ گئے ....فوج ملا کر کل ساڑھے تین ڈویژن فوج یہ تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن پھر بھی کامیاب رہے پیش قدمی بھی کی ہے آگے بھی بڑھے ہیں اور دِفاع بھی کیا ہے دونوں کام کیے ہیں اور ساری قوم ساتھ تھی اَن ٹرینڈ قوم۔

عوام میں جہاد کی رُوح اور ہندوستان کا لرزنا :

اگر اِنہیں ٹریننگ دے دی جائے تو پھر کیا ہوگا اور جہاد کے جذبات آجائیں تو پھر کیا ہوگا پھر ہندوستان لرزنے لگے گا وہ کپکپائے گا چھیڑتے ہوئے بھی ڈرے گا کہ اِن سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے اور جو جانبازی پر آجائے تو اُس کے مقابلے کے لیے کون آتا ہے ؟ اُس سے تو ضرور ہارنا پڑے گا !

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی بات ہے کہ اُس (رُستم اور مہران) نے کچھ کہلا دیا تھا کہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے تو اُنہوں نے جواب دیا تھا کہ نہیں تم یہ بات مانو، صحیح ہو جاؤ، ورنہ میں ایسے لوگ لے کر آؤں گا کہ جو موت کے ایسے چاہنے والے ہیں جیسے تم شراب کو چاہتے ہو[1] تو موت اور اُس کا خوف جو ہے یہ ایسی چیز ہے کہ یہ اچھے خاصے آدمیوں کو ختم کر دیتے ہیں اور یہ خوف نکل جائے تو بہت بڑی بات ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۹۳۶

جہاد کو ترک کر دینے کا وبال :

یہ سمجھئے ہلاکو خاں کے زمانے میں (مسلمانوں کی بزدلی کا) یہ حال ہو گیا کہ سترہ مسلمان تھے وہ گزر رہے تھے کہیں سے ایک خیمہ تھا وہاں دیکھا ایک عورت کھڑی ہے ہلاکو خاں کے خاندان کی چینی تھی گویا اُس نے اِنہیں دیکھا اور اِنہوں نے سوال جواب کیا کچھ اور اُس نے کہا کہ بالکل یہاں سے نہ ہلنا یہیں کھڑے رہو میں تمہیں سب کو ماروں گی اَندر گئی تلوار لے کر آئی اور سب کو مار دیا اور اُن میں کسی میں اِتنی جان نہیں رہی ٹانگوں میں کہ وہ بھاگ بھی سکیں، ایک عذاب مسلَّط ہو گیا تھا اُن پر تو ایسا حال ہو جاتا ہے اگر موت سے ڈرو اور اگر جہاد نہ کرو تو یہ حال ہو جاتا ہے اور یہ مصر تک پہنچ گئے تھے اُس کے بعد تبدیلی آئی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اہلِ مصر کو کہ اُن کا جو لشکر تھا پھر اُس نے تیاری کی اور خدا نے کامیابی دی اور ہلاکو خاں کی قوم میں سے لوگ مسلمان ہوتے چلے گئے۔ تو اِسلام جہاں کہیں ذلت ہو اُس جگہ جہاد کی اِجازت دیتا ہے اور کہیں حکم دیتا ہے یہ حکم منسوخ ہونے والا نہیں ہے۔

جہاد کو منسوخ کرنے کی اَنگریز کی کوشش :

اَنگریزوں نے اِسے منسوخ کرنا چاہا ہے تو کچھ تو مفتی ایسے ملے کہ جو یہ کہنے لگے یہ ہندوستان دارُالحرب نہیں (دارُالاسلام ہے) جب ہندوستان دارُالحرب نہیں ہے تو لڑنا کس سے ہے، اور اَنگریز کو بھگانا کیوں، اِس کے خلاف تحریک چلانا کیوں ؟

سیاسی اِستفتاء کا سیاسی جواب :

وہ کسی نے بھوک ہڑتال کی تھی مولانا اَنور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ بھوک ہڑتال تو جائز نہیں، بھوک ہڑتال ایک تو ہوتی ہے نا چوبیس گھنٹے کی اُس میں تو کوئی بات ہی نہیں وہ ناجائز نہیں ہے، ایک ہے ''مرن برت'' رکھتے تھے، مرن برت کا مطلب یہ ہے کہ کھائے گا ہی نہیں جب تک کہ وہ کام پورا نہ ہو یہ مطالبہ پورا نہ ہو تو ہندوؤں نے ایسے رکھے ہیں مرن برت اور لوگوں نے بھی رکھے ہیں اور مرے بھی ہیں واقعی نہیں کھایا اور مر بھی

گئے تو اُن سے کسی نے مسئلہ پوچھا تھا یہ کہ اِس طرح سے بھوک ہڑتال کرنی جائز ہے یا ناجائز ہے ؟

تو اُنہوں نے پوچھا کہ اِس سے اَثرات کیا مرتب ہوتے ہیں ؟

کہا اَثرات یہ مرتب ہوتے ہیں کہ جو بات کہی جاتی ہے بھوک ہڑتال کر کے وہ پھر وہاں قصرِ برطانیہ تک پہنچتی ہے اور برطانیہ اُس سے ہل جاتا ہے !

اُنہوں نے کہا کہ جو چیز اِن کافروں کو اَنگریزوں کو تکلیف پہنچا سکے اور پریشانی میں ڈال سکے وہ جائز ہے !!

اَنگریز کا خود ساختہ نبی اور مفتی :

پھر ایسے ضرورت تھی فتووں کی تو ایسے فتوے بھی دیے گئے کہ یہ تو دارُالحرب ہے ہی نہیں بلکہ دارُالاسلام ہے یعنی اَنگریزوں کی حکومت گویا مسلمانوں کی حکومت بنادی اُنہوں نے۔ خیر اِسی طرح پیغمبر ایک اِنہوں نے بنایا مرزا غلام اَحمد قادیانی وہ پیغمبر بنا اُس نے بھی یہی کہا کہ جہاد کا حکم منسوخ ہے۔

نام کا جہاد بھی کام دِکھا دیتا ہے :

اَب جہاد ایسی چیز ہے کہ اگر غلط کام پر غلط مذہب والے بھی جہاد کا جذبہ پیدا کرلیں اِسلام کے نام پر، ہیں وہ غلطی پر جیسے شیعہ ہیں، ہیں غلطی پر لیکن جذبہ اُنہوں نے جہاد کا پیدا کیا نام اُنہوں نے جہاد کا دیا جو لڑے گا شہید تو وہ سارے کے سارے (عراق سے) لڑ رہے ہیں اُن سے مقابلہ مشکل پڑ رہا ہے اَب نفع اُس کا پہنچ رہا ہے اَمریکہ کو کیونکہ اَمریکہ کی فوجیں پہلے یہاں نہیں تھیں خلیج میں لیکن اَب آگئیں اُس کے جہاز بحری بیڑہ آگیا وغیرہ وغیرہ جہاں وہ نہیں تھا وہاں وہ پہنچ گیا اور عربوں کی زیادہ نظر اُدھر ہوگئی اَمریکہ کی طرف، فائدہ اَمریکہ کو پہنچ رہا ہے یہ (خمینی) کس طرح سے لڑ رہا ہے اور ملک میں کنٹرول بھی ہے یعنی وہاں سے آنے والوں نے بتایا کہ مہنگی نہیں ہیں چیزیں لیکن اگر کوئی مہمان آجائے اور چیز بازار سے خریدنی پڑ جائے اپنے راشن کے علاوہ تو وہ بڑی مہنگی ہے وہ آٹھ دس گنا قیمت پر ملے گی چار گنی چھ گنی دس گنی قیمت پر ملے گی ورنہ خود جو اِنسان اَپنا گزارا کرتے ہیں اُن کے لیے جو ہے وہ سستا

ہی ہے حالانکہ لڑائی کو اِتنے سال ہو گئے اور لڑائی کے بعد جو حالات ہوتے ہیں وہ بہت مشکل ہوتے ہیں سنبھالنے مگر نام کیا ہے جہاد کا نام ہے، اَب جب یہ (اَمریکی) بحری بیڑہ آ گیا تو ڈر جانا چاہیے تھا اُنہیں، مگر ڈرنے کے بجائے اُنہوں نے کہا ہمیں چھ لاکھ آدمی ایسے چاہئیں کہ جو خودکشی پر تیار ہو جائیں تو یہ بحری بیڑے کی بھی ہم ایسی تیسی پھیر دیں گے وہ چھ لاکھ آدمی مل گئے اُنہیں ! بات کیا ہے ؟ بات ہے اللہ کا نام اور جہاد کا نام وہ یہ لے رہے ہیں اِس کی بناء پر یہ جذبات پیدا ہو رہے ہیں، یہی جذبات اگر عراق میں بھی ہوں تو بڑی اچھی بات ہے وہاں نہیں ہیں، گو وہ اہلِ سنت ہیں ہمارا تعلق اُن سے زیادہ ہے وہ یہاں آتے بھی نہیں ہیں پھر بھی ہمیں تعلق اُنہیں سے ہے، وہ سنت اور سنی ہونے کی وجہ سے لیکن وہاں شراب سے تائب نہیں ہوئے خدا کی طرف رُجوع نہیں کیا اُنہوں نے تو جب تک رُجوع اِلی اللہ نہیں ہوگا کامیابی نہیں ہوگی، اِن کم بختوں نے خرم شہر میں عراقیوں کا بہت بڑا مورچہ تھا بڑی تعداد میں وہ موجود تھے فوجی پینتالیس ہزار اور پینتالیس ہزار تو کئی ڈویژن فوج ہے یہ موجود تھی اور اُنہوں نے مائنز بچھا دیے تھے کہ یہاں کوئی نہ آسکے مگر وہ اِیرانی وہاں بھی پہنچ گئے اور اُن سب کو پکڑ لیا تو وہ قید میں ہیں، وہ کیسے پہنچ گئے بس خودکشی میں کہ مائنز کے اُوپر چلتے رہے، مرتے گئے دُوسرے پیچھے سے آتے گئے یا جانور چلائے اُنہیں مار دیا جو بھی صورت تھی بظاہر یہ کہ اِنسانوں کو چلایا ہے اور اِنسان چلے ہیں خودکشی کے اِرادے سے قربانی کے اِرادے سے، نتیجہ یہ ہوا کہ اُنہوں نے فتح کر لیا۔

اِن عراقیوں کا رُجوع اِلی اللہ نہیں تھا اور جہاں رُجوع اِلی اللہ اور جہاد جمع ہو جائے وہاں پھر کیا ہوگا حال، وہ تو پھر ہندوستان سے آپ ڈرتے ہیں کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں، کوئی آ ہی نہیں سکتا گولہ باری کر جائیں کچھ بھی کر جائیں میزائلوں سے ماریں کتنا ماریں گے مگر جب آئیں گے قبضہ کرنے کے لیے اُس وقت یہاں والے مسلح ہوں گے جہاد کے لیے تیار ہوں گے جتنے آنے والے ہوں گے مارے جائیں گے لیکن یہاں یہ بات نہیں ہے پوری قوم سوئی ہوئی ہے۔

آقائے نامدار ﷺ نے اِس حالت کو منع کیا ہے کہ یہ حالت کیا بناتے ہو تم، یہ بالکل ناجائز ہے، جہاد کے جذبات جب ہوں گے تو اِیثار بھی آئے گا، اِیثار، قربانی یہ چیزیں پیدا ہوں گی مگر یہ چیزیں

ہم میں بالکل نہیں ہیں، یہ کام کس کے ہیں ؟ یہ ایک دو کے بھی نہیں، یہ کام ہیں حکومت کے اور فرض ہے حکومت پر جہاد کی تیاری، یہ اِمام کے فرائض میں ہے اِمام عادِل ہو تو بھی جہاد کا جب حکم دے تو ٹھیک ہے اور اگر عادِل نہیں بھی ہے اور حکم جہاد کا دے رہا ہے تو اُس کے جھنڈے کے نیچے بھی جہاد ہوگا جہاد کیا جائے گا۔

''تقدیر'' پر اِیمان :

آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ[۱] یہ بھی بڑا ضروری ہے تقدیر پر اِیمان۔ اور اِس سے اِنسان کو بڑا صبر ملتا ہے بڑا اثبات بڑی پائیداری اور بہت تحمل، برداشت، تقدیر پر اِیمان (کی برکت سے)۔ اَب تقدیر ہمیں نظر نہیں آتی مگر اِیمان کی وجہ سے ایسے ہے جیسے نظر آرہی ہو ہمیں اُس پر اِیمان رکھنا بتایا گیا، یہ نہیں ہے کہ تمہیں نظر آجائے گا لکھا ہوا، لکھا ہوا نظر آجائے تو پھر دارُالامتحان ہی نہ رہے اور نیک کو (اپنا اَنجام) نیک نظر آجائے تو وہ کرے ہی نہ نیکی اور برے کو (اپنے اَنجام کی) برائی نظر آجائے کہ اَنجام برا ہوگا تو وہ نیکی ہی نہ کرے کہ اَنجام تو خراب ہونا ہی ہے لہٰذا وہ تو مخفی ہیں سب چیزیں، آپ کو اپنی سمجھ کے مطابق جو اَعمال کرنے ہیں وہ آقائے نامدار ﷺ نے بتلائے ہیں اُن میں یہ ایک عقیدہ ہے کہ تقدیر پر اِیمان رکھو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل سے دُنیا اور آخرت میں نوازے، آمین۔ اِختتامی دُعا.....

---

[۱] مشکوہ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۵۹